

## 230906-افطاری اور سحری کے نبوی کھانے اور مشربات

سوال

میں نے اپنے فیس بک اور ٹویٹر اکاؤنٹ پر ماہ صیام سے متعلق کچھ تحریریں لکھنا شروع کی ہیں، اس دوران مجھے دو مسائل کے بارے میں تحقیق مطلوب ہے: میں نے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افطاری کے وقت طاقت عدیں کھوریں کھانے کی ترغیب دلائی ہے، تو کیا یہ صحیح ہے؟ اور کتنی کھوریں کھانی چاہیں؟ نیز ماہ رمضان میں سحری اور افطاری کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر کون کون سے کھانے اور مشربات تناول کرتے تھے؟ میرے علم کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو اور کھور کھاتے تھے اور پانی پیتے تھے، اس کے ساتھ ساتھ اور کیا چیز استعمال کرتے تھے؟ برائے مہربانی دلائل کے ساتھ ذکر کر دیں۔

پسندیدہ جواب

اول:

روزے دار کیلئے تازہ کھور سے روزہ افطار کرنا مسحی ہے، اگر تازہ کھور نہ لے تو پھر کھور سے روزہ کھول لے اور اگر یہ بھی یسرنہ ہو تو پانی سے روزہ کھول لے۔

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے ثابت ہے، چنانچہ ابو داود: (2356) اور ترمذی: (696) نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھوریں کھا کر روزہ افطار کرتے، اگر تازہ نہ ملتی تو کھوروں سے روزہ افطار کرتے اور اگر یہ بھی یسرنہ ہوتیں تو آپ پانی کے چند گھونٹ بھر لیتے تھے" اس روایت کو ابابی رحمہ اللہ نے "صحیح ابو داود" میں صحیح قرار دیا ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ کستے میں:

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تازہ کھوروں، یا کھوروں یا پھر پانی سے بالترتیب روزہ افطار کرنے میں بہت ہی باریک فائدہ ہے؛ چونکہ روزہ رکھنے سے معدہ کھانے سے خالی رہتا ہے، چنانچہ جگر کو معدے میں کوئی ایسی چیز یسر نہیں آتی جسے وہ جذب کر کے اعضا کو تو انائی پہچائے، جبکہ یہ مٹا جگر تک سب سے زیادہ جلدی پہچاتا ہے اور جگر کے ہاں سب سے محبوب بھی ہے، خصوصاً اگر تازہ کھور کی شکل میں ہو لے تازہ کھور کو جگر فوری جذب کرتا ہے اور تازہ کھور سے روزہ افطار کرنے پر جگر کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور پورے جسم میں تو انائی فوری طور پر پہچتی ہے، چنانچہ اگر تازہ کھور دستیاب نہ ہو تو پھر کھور اس کے بعد آتی ہے کیونکہ اس میں یہ مٹا اور بھر پور غذا سیت ہوتی ہے، اگر یہ بھی یسرنہ ہو تو پھر پانی کے گھونٹ معدے کی حرارت ختم کر دیتے ہیں، اس کے بعد معدہ کھانا ہضم کرنے کیلئے بالکل تیار ہوتا ہے اور کھانا صحیح سے کھایا جاتا ہے" انتہی

"زاد المعاد" (287/4)

دوم:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے ہوئے طاقت عدیں کھوریں کھاتے تھے، اس لیے مسلمان روزہ افطار کرتے ہوئے کھوریں کی تعداد شمار کیے بغیر ہی ان سے روزہ افطار کر لے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستے میں:

"طاقت عدیں کھوریں کے ساتھ روزہ افطار کرنا واجب بلکہ سنت بھی نہیں ہے کہ تین، پانچ، یا سات کھوریں کھاتے، البتہ عید کے دن طاقت عدیں کھوریں کھا کر عید گاہ جانا ہا ہوتا ہے،

جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن عید نماز کیلئے جانے سے پہلے طاق عد میں کھجوریں کھاتے تھے "جبکہ اس کے علاوہ کسی بھی حالت میں آپ کھجوریں کھاتے ہوئے طاق عد کا خیال نہیں رکھتے تھے" انتہی  
"فتاویٰ نور علی الدرب" (2/11) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

البته انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ : "نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین کھجوروں سے روزہ افطار کرنا پسند کرتے تھے، یا ایسی چیز سے روزہ افطار کرتے تھے جو آگ پر نہ پکانی گئی ہو" اسے ابو یعنی : (3305) نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث ضعیف ہے، دیکھیں : "سلسلہ ضعیف" از ابانی (966)

کچھ اہل علم ہر معاہلے میں طاق عد کو اچھا سمجھتے ہیں، جیسے کہ صالح الفوزان حفظہ اللہ سے پوچھا گیا : "کیا ہر چیز کو استعمال کرتے ہوئے طاق عد کا خیال کیا جائے گا؟ مثال کے طور پر قوہ پیتے ہوئے بھی؟ یا صرف ان چیزوں کے متعلق طاق عد کا خیال کیا جائے گا جن کے بارے میں واضح صراحت موجود ہے؟"

تو شیخ نے جواب دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ : "تمام اقوال و افعال میں طاق عد کا خیال کرنا مسنون ہے" انتہی

اسی طرح شیخ عبدالحریم خضیر حفظہ اللہ سے استفسار کیا گیا : کیا کھانے پینے میں بھی طاق عد کا خیال رکھ کر اللہ کی بندگی ہو سکتی ہے؟

تو انہوں نے جواب :

"بھی ہاں! طاق عد کا خیال رکھ کر بھی اللہ کی بندگی ہو سکتی ہے، چنانچہ کھجوریں کھانے تو تین، پانچ، یا سات یعنی طاق عد میں کھانے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق عد پسند فرماتا ہے" انتہی

اسی طرح مصنف عبدالرازاق : (5/498) میں معمراں، ایوب سے بیان کرتے ہیں وہ ابن سیرین سے اور وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (بیشک اللہ تعالیٰ وترہے اور وہ پسند فرماتا ہے) [حدیث کے راوی] ایوب کہتے ہیں کہ : ابن سیرین ہر چیز میں طاق عد پسند کرتے تھے، حتیٰ کہ کھانے پینے میں بھی طاق عد کا خیال کرتے"

اس اثر کی سند صحیح ہے۔

ان شاء اللہ اس بارے میں وسعت ہے، البته ہمارے علم کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں ہے کہ آپ افطاری کیلئے کھجوریں تناول فرماتے ہوئے طاق عد کا خیال رکھتے تھے، علمائے کرام نے ایسی بات اگر کہ ہے تو وہ ان کا اپنا اجتہاد ہے۔

سوم :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سحری اور افطاری کیلئے طرزِ زندگی اعتماد اور میانہ روزی پر مبنی تھا، آپ اس میں اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اسراف یا کنجی سے کام نہیں کرتے تھے، اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدف کھانا پینا ہوتا تھا، بلکہ آپ اتنا ہی تناول فرماتے تھے کہ جس سے آپ کی کمر سیدھی رہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے پینے میں کوئی ایسی عادت نہیں تھی جس کی آپ پابندی کرتے ہوں، یا لمبی چوڑی تفصیلات بھی نہیں تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت حال یہ ہوتی تھی کہ اگر پسند کا کھانا مل جاتا تو کھالیتہ و گرنہ خاموش رہتے، اور اگر پسند کا کھانا نہ ملتا تو کھانہ کھاتے بلکہ بسا اوقات روزہ رکھ لیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانے میں کیڑے سے نہیں نکالے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم گوشت، روٹی، زیتون کا تیل، شہد، دودھ اور گھر میں میسر دیگر چیزیں تناول فرماتے تھے۔

بساؤقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل خانہ پورا مینہ صرف کھجور اور پانی پر گزار فرماتے تھے۔

کبھی یہ صورت حال بھی ہوتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مہمان کو لیکر تمام بیویوں کے گھر جاتے لیکن سب کے پاس صرف کھجور اور پانی جی میسر ہوتا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا مقصد اور بدف آخرت اور دین کی آبیماری تھی۔

منہ کلئے آپ سوال نمبر: (115801) کا مطالعہ کریں۔

مطلوب یہ ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں جو کچھ میسر ہوتا تھا، تناول فرمائیتے تھے، اسی طرح آپ کے صحابہ کرام یا پڑوسیوں کی جانب سے جو کچھ ملتا کھائیتے تھے، آپ نے اپنے لیے کوئی مخصوص کھانا مقرر نہیں کیا ہوتا، البتہ آپ افطاری کے وقت تازہ کھجوریں یا نشک کھجوریں استعمال کرتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی چیز میسر نہ ہوتی تو پانی سے روزہ افطار کر لیتے تھے، جیسے کہ پہلے بھی گزرنچا ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری بھی معمولی مقدار میں ہوتی تھی کہ آپ کی کمر سیدھی ہو سکے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سحری کیلیے کوئی مخصوص لکھانا بھی تناول نہیں فرماتے تھے، تاہم آپ نے کھجور کے بارے میں تعریف کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ: (مومن کی بہترین سحری کھجور ہے) ابو داود (2345) اسے البانی نے "صحیح ابو داود" میں صحیح قرار دیا ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ.